سورة آل عمران

آیات ۳۷ -۳۱

قُلۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوۡنِىۡ يُحۡبِبۡكُمُ اللّٰهُ وَيَغۡفِرۡ لَكُمۡ ذُنُوۡبَكُمۡ ؕ وَاللّٰهُ
غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿٣١﴾ قُلۡ اَطِيۡعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوۡلَ ۚ فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ
الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿٣٢﴾ اِنَّ اللّٰهَ اصۡطَفٰٓى اٰدَمَ وَنُوۡحًا وَّاٰلَ اِبۡرٰهِيۡمَ وَاٰلَ عِمۡرٰنَ عَلَى الۡعٰلَمِيۡنَ
﴿٣٣﴾ ۙ ذُرِّيَّةًۢ بَعۡضُهَا مِنۡۢ بَعۡضٍ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيۡعٌ عَلِيۡمٌ ۚ﴿٣٤﴾ اِذۡ قَالَتِ امۡرَاَتُ عِمۡرٰنَ
رَبِّ اِنِّىۡ نَذَرۡتُ لَكَ مَا فِىۡ بَطۡنِىۡ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلۡ مِنِّىۡ ۚ اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِيۡعُ
الۡعَلِيۡمُ ﴿٣٥﴾ فَلَمَّا وَضَعَتۡهَا قَالَتۡ رَبِّ اِنِّىۡ وَضَعۡتُهَاۤ اُنۡثٰى ؕ وَاللّٰهُ اَعۡلَمُ بِمَا
وَضَعَتۡ ؕ وَلَيۡسَ الذَّكَرُ كَالۡاُنۡثٰى ۚ وَاِنِّىۡ سَمَّيۡتُهَا مَرۡيَمَ وَاِنِّىۡۤ اُعِيۡذُهَا بِكَ وَ
ذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيۡطٰنِ الرَّجِيۡمِ ﴿٣٦﴾ فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوۡلٍ حَسَنٍ وَّاَنۡۢبَتَهَا نَبَاتًا
حَسَنًا ۙ وَّكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا ؕۚ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيۡهَا زَكَرِيَّا الۡمِحۡرَابَ ۙ وَجَدَ عِنۡدَهَا
رِزۡقًا ۚ قَالَ يٰمَرۡيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا ؕ قَالَتۡ هُوَ مِنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَرۡزُقُ مَنۡ
يَّشَآءُ بِغَيۡرِ حِسَابٍ ﴿٣٧﴾

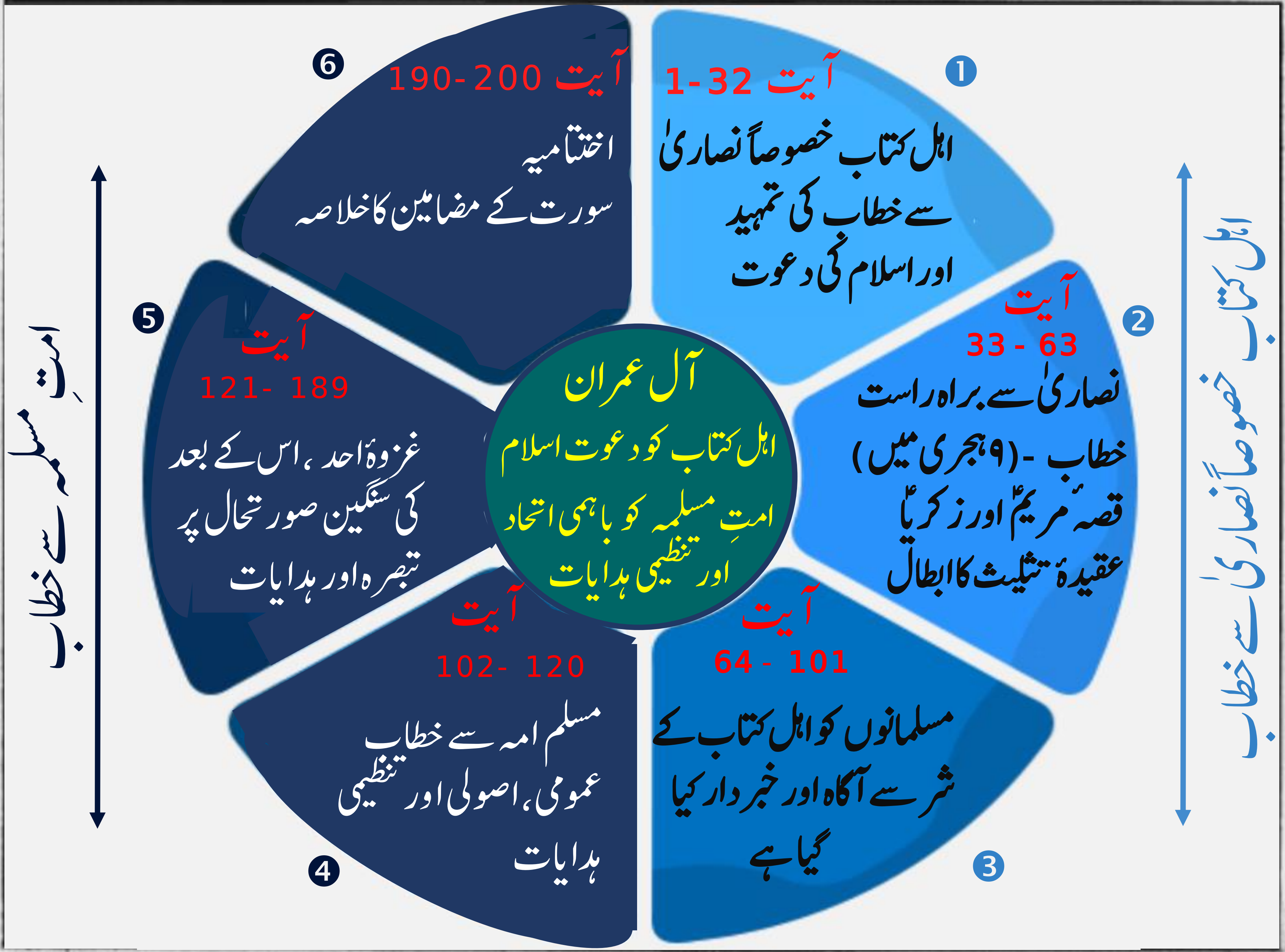
آل عمران
اہل کتاب کو دعوت اسلام
امتِ مسلمہ کو باہمی اتحاد
اور تنظیمی ہدایات
1
آیت 1-32
اہل کتاب خصوصاً نصاریٰ
سے خطاب کی تمہید
اور اسلام کی دعوت
2
آیت
33 - 63
نصاریٰ سے براہ راست
خطاب -(۹ہجری میں)
قصہ مریمؑ اور زکریاؑ
عقیدۂ تثلیث کا ابطال
3
آیت
64 - 101
مسلمانوں کو اہل کتاب کے
شر سے آگاہ اور خبردار کیا
گیا ہے
4
آیت
102- 120
مسلم امہ سے خطاب
عمومی، اصولی اور تنظیمی
ہدایات
5
آیت
121- 189
غزوۂ احد، اس کے بعد
کی سنگین صورتحال پر
تبصرہ اور ہدایات
6
آیت 190-200
اختتامیہ
سورت کے مضامین کا خلاصہ
اہل کتاب خصوصاً نصاریٰ سے خطاب
امتِ مسلمہ سے خطاب

قُلۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوۡنِىۡ يُحۡبِبۡكُمُ اللّٰهُ وَيَغۡفِرۡ لَكُمۡ ذُنُوۡبَكُمۡ‌ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۳۱﴾

قُلۡ اِنۡ - آپ کہ دیں اگر

كُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰهَ - تم محبت کرتے ہو اللہ سے

فَاتَّبِعُوۡنِىۡ - تو پھر پیروی کرو میری

اتباع - کسی کے نقش قدم پر چلنا

يُحۡبِبۡكُمُ اللّٰهُ - تو محبت کرے گا تم سے اللہ

وَيَغۡفِرۡ لَكُمۡ - اور وہ بخش دے گا تمہارے لیے

ذُنُوۡبَكُمۡ - تمہارے گناہوں کو

وَاللّٰهُ - اور اللہ

غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ - بے انتہا بخشنے والا ہے نہایت رحم کرنیوالا ہے

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ
ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝٣١

اے نبیؐ! لوگوں سے کہہ دیں کہ، "اگر تم حقیقت میں اللہ سے محبت رکھتے ہو،
تو میری پیروی اختیار کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہاری خطاؤں سے
درگزر فرمائے گا وہ بڑا معاف کرنے والا اور رحیم ہے"

Say: "If you do love Allah, Follow me: Allah will love you and forgive you your sins: For Allah is Oft-Forgiving, Most Merciful."

قُلۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوۡنِىۡ يُحۡبِبۡكُمُ اللّٰهُ وَيَغۡفِرۡ لَـكُمۡ ذُنُوۡبَكُمۡ‌ؕ وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۳۱﴾

تقرب الٰہی کا واحد ذریعہ (اتباع رسول ؐ)

- اہلِ کتاب کی دونوں جماعتوں یعنی یہود ونصاریٰ کا دعویٰ تھا کہ وہ اللہ کے محبوب ہیں اور انہیں اس کوئی ضرورت نہیں کہ کسی نئے نبی کی امت میں داخل ہوں
- اس آیتِ کریمہ میں انہیں بتایا گیا کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو جیسا کہ تمہارا دعویٰ ہے اور اپنے اس زُعَم کی بناء پر جو توقع رکھتے ہو کہ اللہ کبھی تم سے محبت کرے گا تو اس کی صرف اور صرف ایک ہی صورت ہے کہ تم نبی کریم ﷺ کی پیروی کرو۔ یہ اللہ سے محبت کی کسوٹی اور سند ہے

اہل ایمان کے لیے بھی یہی اعلان :

- اللہ کی محبت صرف زبانی دعویٰ نہیں ہے اور نہ کوئی وجدانی امر ہے۔اس کے لیے آپ ﷺ کا اتباع ضروری ہے۔آپ کی سیرت اور نقش قدم پر چلنا ضروری ہے ، یہ اُس منہج پر عمل کرنے کا نام ہے جس کے حامل اللہ کے رسول (ﷺ) ہیں
- یہ آیت ہر اس شخص کے کیس کا فیصلہ کردیتی ہے جو اللہ کی محبت کا دعویٰ کرتا ہے لیکن اس کا طریقہ محمدیہ پر نہیں ہے (امام ابن کثیرؒ)

قُلۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوۡنِىۡ يُحۡبِبۡكُمُ اللّٰهُ وَيَغۡفِرۡ لَـكُمۡ ذُنُوۡبَكُمۡ‌ؕ وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۳۱﴾

○ " جو شخص کتب سیرت اور ثابت شدہ احادیث پر غور کرے گا اسے معلوم ہو گا بیشمار اہل کتاب اور مشرکین ایسے ہیں جو رسول اللہ ﷺ کی صداقت اور حقانیت کی شہادت دیتے ہیں۔ لیکن ان کی یہ شہادت انھیں اسلام میں داخل نہیں کرتی۔ تو معلوم ہوا کہ اسلام اس سے کہیں زیادہ کوئی اور چیز ہے۔ اسلام صرف علم اور معرفت کا نام نہیں ہے۔ اور نہ ہی وہ معرفت اور اقرار سے عبارت ہے۔ بلکہ اسلام عبارت ہے معرفت، اقرار اور اطاعت تینوں سے " (ابن قیم الجوزیہ - زاد المعاد)

○ اتباع کا لفظ رسولؐ کے لیے آیا ہے اللہ تعالیٰ کے لیے نہیں۔ یہ اس لیے کہ نقشِ قدم کی پیروی رسولؐ کی ہو سکتی ہے اللہ کی نہیں (اللہ کا کوئی نقشِ قدم نہیں)، انہی معنوں میں آپ ﷺ کے بارے میں بتایا گیا کہ لَّقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ۔ اللہ کے لیے اطاعت کا تقاضا ہے

○ اتباع ۔ محبت کے جذبہ سے سرشار ہو کر پیروی کرنا، اطاعت ۔ حکم ماننا، حکم کی تعمیل کرنا، جھکا دینا

○ آپ ﷺ کی صرف اطاعت ہی کا حکم نہیں دیا گیا، بلکہ آپؐ کے اتباع کا بھی حکم دیا گیا ہے۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۱﴾

اتباعِ رسول کا ایک اہم پہلو :

○ آپ ﷺ کی اتباع ممکن نہیں جب تک ہم یہ نہ جان لیں آپؐ کن راستوں پر چلے، آپؐ کا نقشِ قدم ہے کیا ؟ آپ ﷺ کی حیاتِ طیبہ کا رُخ کیا تھا! آپؐ نے کس کام کے لئے محنت کی! آپؐ کو کیا فکر دامن گیر تھی! آپؐ نے اپنی دن رات کی سعی و کوشش اور محنت و مشقت کا ہدف کیا معین فرمایا؟ آپؐ کس مقصد کے لیے جنگوں کی سختیوں سے گذرے اور آپؐ کے جاں نثار ساتھیوں نے اسی مقصد کے لیے کیوں اپنی جانیں قربان کرنے سے ذرا دریغ نہ کیا ؟

○ آپ ﷺ کی زندگی کا مقصد -لَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَأَنزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتَابَ وَالْمِيزَانَ لِيَقُومَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ۖ یقیناً ہم نے بھیجا اپنے رسولوں کو بیّنات کے ساتھ اور ان کے ساتھ اتاری کتاب اور میزان تاکہ لوگ عدل وانصاف پر قائم ہوں- اس عدل و قسط (اسلام کے) نظام کا قیام آپؐ کا مقصدِ بعثت

اسی بات کو دوسری جگہ بھی دوٹوک الفاظ میں بتایا گیا شَرَعَ لَكُم مِّنَ الدِّينِ مَا وَصَّىٰ بِهِ نُوحًا وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ وَعِيسَىٰ ۖ أَنْ أَقِيمُوا الدِّينَ وَلَا تَتَفَرَّقُوا فِيهِ ۱۳ / ۴۲

قُلۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوۡنِىۡ يُحۡبِبۡكُمُ اللّٰهُ وَيَغۡفِرۡ لَكُمۡ ذُنُوۡبَكُمۡ‌ؕ وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۳۱﴾

- اس نظامِ عدل و قسط جو کہ اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا اسلام کا نظام ہے کے قیام کی جدو جہد آپ کا مقصدِ بعثت اور مقصدِ زندگی ہے۔ لِيُظۡهِرَهٗ عَلَى الدِّيۡنِ كُلِّهٖ ؕ تاکہ اس دینِ حق کو اور اس نظامِ عدل و قسط کو پورے نظامِ اطاعت پر غالب کر دیں۔ (قرآنِ حکیم کی کئی آیات اس حقیقت پہ شاہد ہیں)
- مستشرقین یا جو سیرت نگار آپ ﷺ کی زندگی کو کئی دوسرے عنوانات اور حصوں میں بانٹ کر مختلف نتائج تک پہنچے ہیں اس طریقہ کار (Approach) کی سب سے بڑی غلطی یہی ہے کہ انہوں نے آپؐ کی جدو جہد، جنگوں، حکمتِ عملیوں، دعوت و تبلیغ، معاہدوں اور ہجرت ... کو آپ ﷺ کے مقصدِ زندگی سے مربوط نہیں کیا۔ اسی لیے مغالطوں کا شکار ہوئے
- حضور ﷺ کی محبت اور آپؐ کے اتباع کا پہلا تقاضا۔ کہ ہماری زندگی کا مقصد وہی ہو جائے جو آپؐ کی بعثت کا مقصد ہے. باقی تمام چیزیں اس کے تابع ہو جائیں
- مغالطہ ۔ چند ظاہری چیزوں میں آپ ﷺ کی اتباع کر کے مطمئن ہو جانا کہ اتباع کا حق ادا ہو گیا جبکہ وہ مقصد جس کے لیے آپ ﷺ نے زندگی کا ہر ہر لمحہ جدو جہد میں گذارا، شدید تکلیفیں اٹھائیں، اپنے عزیز و اقرباء اور ساتھیوں کی قربانیاں دیں، اس کے بارے میں اگر کبھی سوچنے کی بھی توفیق نہ ہوئی ہو تو اپنے آپ سے سنجیدہ سوال کیا جائے ...... میں آپ کی کیسی اتباع کرتا ہوں ؟ اور کون سے اتباع ؟

قُلۡ اَطِيۡعُوا اللّٰهَ وَ الرَّسُوۡلَ‌ ۚ فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الۡكٰفِرِيۡنَ ۝٣٢

قُلۡ - آپ کہ دیں

اَطِيۡعُوا اللّٰهَ وَ الرَّسُوۡلَ - اطاعت کرو اللہ کی اور رسول ؐ کی

فَاِنۡ تَوَلَّوۡا - پھر اگر تم منہ موڑو گے

فَاِنَّ اللّٰهَ - تو یقیناً اللہ

لَا يُحِبُّ - محبت نہیں کرتا

الۡكٰفِرِيۡنَ - کفر کرنے والوں سے

اُن سے کہو کہ "اللہ اور رسول کی اطاعت قبول کرلو" پھر اگر وہ منہ موڑیں تو اللہ ایسے لوگوں سے محبت نہیں کرتا، جو (اس کی اور اس کے رسول کی اطاعت سے) انکار کرتے ہوں

Say: "Obey Allah and His Messenger": But if they turn back, Allah loves not those who reject Faith.

قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۲﴾

اللہ اور اس کے رسول کی مطلق اطاعت کا حکم

- سابقہ آیت کریمہ میں بڑی نرم روی اور نوازشات کی خبر کے ساتھ اتباع کی دعوت دی گئی لیکن یہاں حاکمانہ اسلوب میں حکم دیا جارہا ہے کہ تمہیں بہر صورت اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت کرنا ہے
- یہ اسلام ہے، خالی دعوؤں سے کام نہیں چلتا، ایک ایک حکم کی تعمیل ضروری ہے
- اس صراحت کے بعد بھی اگر کچھ لوگ اعراض کا رویہ اختیار کریں اور اسلام پر یکسو نہ ہوں تو یہ طریقہ کافر کا تو ہوسکتا ہے مسلمان کا نہیں۔
- اللہ نے انہیں مسلمان بن کر رہنے کا حکم دیا ہے اگر وہ اس سے ہٹ کر زندگی گزارنا چاہتے ہیں تو یہ کفر کی زندگی ہے۔
- اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت سے گریز کفر کا رویہ ہے ۔اس رویے کے ساتھ اگر کوئی اللہ سے محبت یا رسول سے محبت کا دعویدار ہے تو وہ نہ جانتے ہوئے بھی نفاق کا شکار ہے اور بالآخر اس کا شمار کافروں میں ہو کر رہے گا

اِنَّ اللّٰهَ اصۡطَفٰۤى اٰدَمَ وَنُوۡحًا وَّاٰلَ اِبۡرٰهِيۡمَ وَاٰلَ عِمۡرٰنَ عَلَى الۡعٰلَمِيۡنَۙ ﴿۳۳﴾ ذُرِّيَّةًۢ بَعۡضُهَا مِنۡۢ بَعۡضٍ‌ؕ وَاللّٰهُ سَمِيۡعٌ عَلِيۡمٌۚ ﴿۳۴﴾

اِنَّ اللّٰهَ اصۡطَفٰۤى - یقیناً اللہ نے چن لیا

اِصْطَفَى يَصْطَفِي ، اِصْطَفاءً چن لینا (VIII)

ص ف و سے باب افتعال میں ت کو ط سے اور واؤ کو ی سے بدل کر اصطفی ہوگیا

اٰدَمَ وَنُوۡحًا - آدمؑ اور نوحؑ

وَّاٰلَ اِبۡرٰهِيۡمَ وَاٰلَ عِمۡرٰنَ - اور ابراہیمؑ اور عمران کے پیروکاروں کو

عَلَى الۡعٰلَمِيۡنَ - تمام جہان (والوں) پر

ذُرِّيَّةً - اولاد ہوتے ہوئے

بَعۡضُهَا مِنۡۢ بَعۡضٍ - اُن میں سے کوئی دوسرے کی

وَاللّٰهُ سَمِيۡعٌ عَلِيۡمٌ - اللہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے

اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰۤى اٰدَمَ وَ نُوْحًا وَّ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَ اٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِيْنَۙ۝۳۳ ذُرِّيَّةًۢ
بَعْضُهَا مِنْۢ بَعْضٍ ؕ وَ اللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌۚ۝۳۴

اللہ نے آدمؑ اور نوحؑ اور آل ابراہیم اور آل عمران کو تمام دنیا والوں پر ترجیح دے کر (اپنی رسالت کے لیے) منتخب کیا تھا،
یہ ایک سلسلے کے لوگ تھے، جو ایک دوسرے کی نسل سے پیدا ہوئے تھے
اور اللہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے

Allah did choose Adam and Noah, the descendants of Abraham, and the descendants of Imran above all people,
Offspring, one of the other: And Allah And Allah is Hearing and Knowing.

محمد اقبال

إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰٓى اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿٣٣﴾ ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْۢ بَعْضٍ ۗ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٣٤﴾

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا خاندان

- یہاں سے دوسرا خطبے کا آغاز ہو رہا ہے جس میں خطاب براہ راست نصاریٰ سے ہے (۱۳۱ آیات پہ مشتمل)
- پہلے خطبہ ۳۲ آیات پہ مشتمل (سورۃ کی تمہید)۔ اس میں اللہ کی توحید، دین اسلام اور اس کی مبادیات، انسانوں کے لیے وحی الٰہی کی رہنمائی کی ضرورت، اہل کتاب میں پیدا ہونے والے اختلافات کا حل ہے
- اہل کتاب (بالخصوص یہود) کو اس دین کی دعوت دی گئی اور آپ ﷺ کو ایک مکمل راہنما اور مینارہ نور کی طرح پیش فرما کر اتمام حجت کرنے کے ساتھ ساتھ آپ ﷺ کے اتباع کی دعوت دی گئی
- اس دوسرے خطبے کے نزول کا زمانہ ۹ ہجری ہے جب نجران کی عیسائی ریاست کا وفد نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ اہل کتاب ہونے کی حیثیت سے عیسائیت بھی دنیا میں اپنا ایک اثر اور کردار رکھتی تھی اور رومن ایمپائر بھی عیسائیت پہ مشتمل تھی اور چند ہی سالوں بعد ان سے سابقہ بھی پیش آنے والا تھا۔
- یہ وفد عیسائیت کی ترجمانی اور نمائندگی کرتے ہوئے آپؐ کے پاس حاضر ہوا۔ (۹ھ عام الوفود ۹)
- یہاں نبوت کے پورے مبارک سلسلے کا ذکر۔ ابراہیم علیہ السلام کے ذکر کے ساتھ ان کی آل کا ذکر (ان دونوں شاخوں کو جمع کر دیا جو ان سے نکلی ہیں)۔ آل عمران کا ذکر جس سے مریمؑ اور عیسیٰؑ ابن مریم
- اس شجرے کے ذکر کا مقصد۔ عیسیٰؑ انکی والدہ، انکے نانا اور انکے اجداد ایک ہی سلسلے سے وابستہ۔ پھر الوہیت؟

اِذۡ قَالَتِ امۡرَاَتُ عِمۡرٰنَ رَبِّ اِنِّىۡ نَذَرۡتُ لَـكَ مَا فِىۡ بَطۡنِىۡ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلۡ مِنِّىۡ‌ ۚ اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ ﴿۳۵﴾

اِذۡ قَالَتِ - جب کہا

امۡرَاَتُ عِمۡرٰنَ - عمران کی بیوی نے

رَبِّ اِنِّىۡ - اے میرے ربّ بیشک میں نے

نَذَرۡتُ لَـكَ - منت مانی تیرے لیے

مَا فِىۡ بَطۡنِىۡ - اس کی جو میرے پیٹ میں ہے

مُحَرَّرًا - آزاد کیا ہوا ہوتے ہوئے

فَتَقَبَّلۡ مِنِّىۡ - پس تو قبول فرما مجھ سے

اِنَّكَ اَنۡتَ - بیشک تو ہی

السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ - خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے

حَرَّرَ يُحَرِّرُ ، تَحْرِيرًا ۔ آزاد کرنا (II)

مُحَرَّر ۔ آزاد کیا ہوا (مفعول)

اِذۡ قَالَتِ امۡرَاَتُ عِمۡرٰنَ رَبِّ اِنِّیۡ نَذَرۡتُ لَكَ مَا فِیۡ بَطۡنِیۡ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلۡ
مِنِّیۡ ۚ اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ ﴿۳۵﴾

(وہ اُس وقت سن رہا تھا) جب عمران کی عورت کہہ رہی تھی کہ، "میرے پروردگار! میں اس بچے کو جو میرے پیٹ میں ہے تیری نذر کرتی ہوں، وہ تیرے ہی کام کے لیے وقف ہوگا میری اس پیشکش کو قبول فرما تو سننے اور جاننے والا ہے

Behold! a woman of 'Imran said: "O my Lord! I do dedicate unto You what is in my womb for Thy special service: So accept this of me: For You hears and knows all things."

فَلَمَّا وَضَعَتۡهَا قَالَتۡ رَبِّ اِنِّیۡ وَضَعۡتُهَاۤ اُنۡثٰی ؕ وَ اللّٰهُ اَعۡلَمُ بِمَا وَضَعَتۡ ؕ وَلَیۡسَ الذَّکَرُ کَالۡاُنۡثٰی ۚ

وَضَعَ یَضَعُ، وَضۡعًا ۔ رکھنا نیچے ڈال دینا، جنم دینا.....

فَلَمَّا وَضَعَتۡهَا - پھر جب اُس نے جنا اس کو (و ض ع)

قَالَتۡ رَبِّ - تو اس نے کہا اے میرے ربّ

اِنِّیۡ وَضَعۡتُهَاۤ - بیشک میں نے جنا اس کو (جو)

اُنۡثٰی - مؤنث ہے

وَ اللّٰهُ اَعۡلَمُ -اور اللہ زیادہ جانتا ہے

بِمَا وَضَعَتۡ - اس کو جو اس نے جنا

وَلَیۡسَ الذَّکَرُ - اور نہیں ہے مذکر

کَالۡاُنۡثٰی ۔ مؤنث کی مانند

وَاِنِّيْ سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ وَاِنِّيْٓ اُعِيْذُهَا بِكَ وَ ذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ﴿٣٦﴾

وَاِنِّيْ - اور بیشک میں نے

سَمَّيْتُهَا - نام رکھا اس کا

سَمَّى يُسَمِّي ، تَسْمِيةً - نام دینا، نام رکھنا (II)

مَرْيَمَ - مریم

وَاِنِّيْٓ - اور بیشک میں

(ع و ذ)

اُعِيْذُهَا بِكَ - پناہ میں دیتی ہوں اس کو تیری

أعَاذَ يُعِيْذُ ، إعَاذَةً پناہ میں دینا (IV)

اردو میں : تعوّذ، تعویذ

وَ ذُرِّيَّتَهَا - اور اس کی اولاد کو

مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ - دھتکارے ہوئے شیطان سے

رجَمَ يَرجُمُ ، رَجْمًا پتھر مارنا، سنگسار کرنا، لعنت کرنا

رَجیم : ملامت زدہ، پتھر مارا ہوا، دھتکارا ہوا

فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ إِنِّي وَضَعْتُهَا أُنْثَىٰ ۖ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ ۖ وَلَيْسَ الذَّكَرُ
كَالْأُنْثَىٰ ۖ وَإِنِّي سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ وَإِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ٣٦

پھر جب وہ بچی اس کے ہاں پیدا ہوئی تو اس نے کہا "مالک! میرے ہاں تو لڑکی پیدا ہو گئی ہے حالانکہ جو کچھ اس نے جنا تھا، اللہ کو اس کی خبر تھی اور لڑکا لڑکی کی طرح نہیں ہوتا خیر، میں نے اس کا نام مریمؑ رکھ دیا ہے اور میں اسے اور اس کی آئندہ نسل کو شیطان مردود کے فتنے سے تیری پناہ میں دیتی ہوں"

When she was delivered, she said: "O my Lord! Behold! I am delivered of a female child!"- and Allah knew best what she brought forth- "And no wise is the male Like the female. I have named her Mary, and I commend her and her offspring to Thy protection from the Evil One, the Rejected."

فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ وَّ اَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا ۙ وَّ كَفَّلَهَا زَكَرِيَّا ۚ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ ۙ

فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا - تو قبول کیا اُس کو اُس کے رب نے

بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ - خوبصورت قبول کرنا

وَّ اَنْۢبَتَهَا - اور اس کو بڑھایا (نشوونما کی اس کی)

نَبَاتًا حَسَنًا - خوبصورت نشوونما کرتے ہوئے

وَّ كَفَّلَهَا زَكَرِيَّا - اور اس نے کفیل بنایا ان کا زکریاؑ کو

كَفَّلَ يُكَفِّلُ ، تَكْفِيْلاً (II)
کفیل بنانا، نگران مقرر کرنا

كُلَّمَا دَخَلَ - جب کبھی داخل ہوتے

عَلَيْهَا زَكَرِيَّا - اُس پر زکریا علیہ السلام

الْمِحْرَابَ - محراب میں

محراب مسجد میں امام کے کھڑا ہونے کی جگہ

یہاں اس سے مراد وہ کمرے جن میں عبادت گاہ کے مجاور اور خدام لوگ رہا کرتے تھے

وَجَدَ عِنۡدَهَا رِزۡقًا ۚ قَالَ يٰمَرۡيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا ؕ قَالَتۡ هُوَ مِنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَرۡزُقُ مَنۡ يَّشَآءُ بِغَيۡرِ حِسَابٍ ﴿۳۷﴾

وَجَدَ - (تو) وہ پاتے

عِنۡدَهَا رِزۡقًا - اُس کے پاس کچھ رزق

قَالَ يٰمَرۡيَمُ - (تو) وہ کہتے اے مریم

اَنّٰى لَكِ هٰذَا - کہاں سے تیرے لیے یہ ہے

قَالَتۡ هُوَ - (تو) وہ کہتیں یہ

مِنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ - اللہ کے پاس سے ہے

اِنَّ اللّٰهَ يَرۡزُقُ - بیشک اللہ رزق دیتا ہے

مَنۡ يَّشَآءُ بِغَيۡرِ حِسَابٍ - جسے وہ چاہتا ہے کسی حساب کے بغیر

فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوۡلٍ حَسَنٍ وَّ اَنۡۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا ۙ وَّ كَفَّلَهَا زَكَرِيَّا ۚ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيۡهَا
زَكَرِيَّا الۡمِحۡرَابَ ۙ وَجَدَ عِنۡدَهَا رِزۡقًا ۚ قَالَ يٰمَرۡيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا ؕ قَالَتۡ هُوَ مِنۡ عِنۡدِ
اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَرۡزُقُ مَنۡ يَّشَآءُ بِغَيۡرِ حِسَابٍ ﴿۳۷﴾

آخر کار اس کے رب نے اس لڑکی کو بخوشی قبول فرمالیا، اُسے بڑی اچھی لڑکی بنا کر اٹھایا اور زکریاؑ کو اس کا سرپرست بنا دیا زکریاؑ جب کبھی اس کے پاس محراب میں جاتے تو اس کے پاس کچھ نہ کچھ کھانے پینے کا سامان پاتے پوچھتے مریمؑ! یہ تیرے پاس کہاں سے آیا؟ وہ جواب دیتی اللہ کے پاس سے آیا ہے، اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب دیتا ہے

Right graciously did her Lord accept her: He made her grow in purity and beauty: To the care of Zakariya was she assigned. Every time that he entered (Her) chamber to see her, He found her supplied with sustenance. He said: "O Mary! Whence (comes) this to you?" She said: "From Allah: for Allah Provides sustenance to whom He pleases without measure."

محمد اقبال

فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ وَّ اَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا ۙ وَّ كَفَّلَهَا زَكَرِيَّا ۚؕ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ ۙ

مریمؑ کی والدہ کی نذر — مریمؑ ہیکل کی خدمت گذار

- مریم علیہ السلام کی والدہ نے ہونے والے بچے کو دین کی خدمت کے لیے ہیکل میں دینے کی نذر مانی
- اس خدمت کے لیے چونکہ لڑکے ہی دیئے جاتے تھے اس لیے بیٹی کے پیدا ہونے پر انہوں نے اس کہتری کے اظہار کے ساتھ بیٹی کو ہی قبول کرنے کی درخواست کی
- یہاں اس واقعے میں مریمؑ کی والدہ کی اس درخواست میں قدم قدم پر بندگی، فدویت، عاجزی اور فروتنی کا اظہار
- لیکن عیسائیوں نے اسے عاجزی اور فروتنی سے الوہیت کشید کرلی
- حالانکہ اس داستان کا ایک ایک لفظ صحیح عقیدے کی طرف رہنمائی کے لیے کافی ہے۔
- حضرت مریم بیت المقدس کی عبادت گاہ (ہیکل) میں داخل کردی گئیں اور انہیں حضرت زکریا کی تربیت میں وہ دے دیا گیا جو غالباً رشتے میں ان کے خالو تھے اور ہیکل کے مجاوروں میں سے تھے اور اسرائیلی روایات کی رو سے کاہن اعظم (Chief Priest) تھے

فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ وَّ اَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا ۙ وَّ كَفَّلَهَا زَكَرِيَّا ۚ ؕ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ ۙ

- حضرت زکریا علیہ السلام ان کے سرپرست تھے اور جب بھی ان کی خبر گیری کے لیے ان کے ہاں تشریف لے جاتے تو وہاں طرح طرح کے پھل دیکھتے
- گرمی کے پھل سردی میں اور سردی کے پھل گرمی میں۔ تو حیرانی سے حضرت مریم سے پوچھا کہ تیرے پاس یہ پھل کہاں سے آتے ہیں ؟ کیونکہ یہاں تو میرے سوا کوئی نہیں آتا۔ مریم نے کہا کہ یہ سب کچھ اللہ کی طرف سے ہے، اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب رزق عطا فرماتا ہے
- اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ نے انہیں کس قدر حکمت اور معرفت سے نوازا تھا
- ان کی طرف سے ہر وقت اللہ کی بندگی، تواضع اور خشیت جب کی اللہ کی طرف سے ان پر عنایات و انعامات ، جو اس بندگی کے نتیجے میں نصیب ہو رہے تھے
- اس پورے امر میں الوہیت کا مفہوم داخل کرنا یا اس سے کشید کرنا، دین میں سخت بگاڑ کا باعث اور دین کا اغوا ہے جو نصاریٰ نے علی الاعلان کیا اور اس پر مصر بھی ہیں اور عامل بھی

اضافی مواد

Reference Material

اتباع اور اطاعت کا فرق

اطاعت

- ⇦ حکم ماننا، حکم کی تعمیل کرنا، جھک جانا
- ⇦ اطاعت کا دائرہ محدود
- ⇦ اطاعت میں فرائض اور واجبات شامل ہوتے ہیں
- ⇦ اطاعت میں "مطاع" کی عظمت پیش نظر
- ⇦ اطاعت، ظاہری اور رسمی بھی ممکن ہے
- ⇦ اطاعت سے انسان خدا کا محب ہوتا ہے اور خدا اس کا محبوب ہوتا ہے
- ⇦ اطاعت کی نسبت خدا اور رسول دونوں کی طرف ہو سکتی ہے

اتباع

- ⇦ محبت کے جذبہ سے سرشار ہو کر پیروی کرنا
- ⇦ کرنا اتباع کا دائرہ بہت وسیع
- ⇦ فرائض و واجبات کے علاوہ نوافل اور مستحبات بھی
- ⇦ اتباع میں "متبع" کی محبت اور عقیدت کا جذبہ غالب
- ⇦ اتباع میں ظاہر اور باطن دونوں یکساں ہو جاتے ہیں
- ⇦ اتباع رسول ﷺ سے انسان خدا کا محبوب اور خدا اس کا محب ہوتا ہے
- ⇦ اتباع کی نسبت رسول کی طرف ہوتی ہے، خدا کی طرف نہیں

اتباع و محبت رسولؐ

- قُلْ إِن كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَالٌ اقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسَاكِنُ تَرْضَوْنَهَا أَحَبَّ إِلَيْكُم مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُوا حَتَّىٰ يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ ۗ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ — ۹/۲۴

- اے نبیؐ کہہ دو، کہ اگر تمہارے باپ، اور تمہارے بیٹے، اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں، اور تمہارے عزیز و اقارب، اور تمہارے وہ مال جو تم نے کمائے ہیں، اور تمہارے وہ کاروبار جن کے ماند پڑ جانے کا تم کو خوف ہے، اور تمہارے وہ گھر جو تم کو پسند ہیں، تم کو اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں جہاد سے عزیز تر ہیں تو انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا فیصلہ تمہارے سامنے لے آئے، اور اللہ فاسق لوگوں کی رہنمائی نہیں کیا کرتا

- النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ... سورة الاحزاب -٦

- نبی ﷺ مؤمنوں کے لئے ان کی اپنی جانوں سے بھی زیادہ مقدم ہیں۔

- وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِم مِّنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ ۚ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا — سورة النساء۔ ٦٩

- اور جو لوگ اللہ اور رسولؐ کی اطاعت کریں گے، وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا ہے یعنی انبیا، صدیقین، شہدا اور صالحین، کیسے اچھے ہیں یہ رفیق جو کسی کو میسر آئیں

اتباع و محبت رسولؐ

- عن أنس بن مالكٍ رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم " لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ، حتَّى أكُونَ أحَبَّ إلَيْهِ مِن والِدِهِ ووَلَدِهِ والنَّاسِ أجْمَعِينَ"
- سیدنا انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : " تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے باپ، اپنی اولاد اور دیگر تمام لوگوں کی نسبت مجھ سے زیادہ محبت نہ کرے" (بخاری، کتاب الإیمان)
- عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ...... مَنْ أَحْيَا سُنَّتِي فَقَدْ أَحَبَّنِي ، وَمَنْ أَحَبَّنِي كَانَ مَعِي فِي الجَنَّةِ - جامع الترمذي
- جس نے میری سنت کا احیا کیا، اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی، وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا
- عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه و سلم لا يُؤمِنُ أَحدُكُم حتَّى يكونَ هواهُ تَبَعًا لما جئتُ بهِ -
- تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اپنی خواہشات کو میری لائی ہوئی شریعت کے تابع نہ کردے (مشکوٰۃ للالبانی:۱۶۷)

اتباع و محبت رسولؐ

○ عَنْ أَبِي هريرةَ رضي اللّٰه عنه أَن رَسُولَ اللّٰه صَلّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّم قالَ: "كُلُّ أُمَّتِي يدْخُلُون الجْنَّةَ إِلاَّ مَنْ أَبِي". قِيلَ وَمَنْ يَأَبى يَا رَسُول اللّٰه؟ قالَ:"منْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الجنَّةَ، ومنْ عصَانِي فَقَدْ أَبِي" رواه البخاري.

میری تمام امت جنت میں جائے گی مگر جو جنت میں جانے سے انکار کرے حضرات صحابہ کرامؓ نے سوال کیا یا رسول اللہؐ جنت میں جانے سے کون انکار کرسکتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں جائے گا جس نے میری نافرمانی کی گویا اس نے جنت میں جانے سے انکار کیا

○ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِي صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ وَجدَ بِهِنَّ حَلَاوَةُ الإِيْمَانِ: مَنْ كَانَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُه أَحَبُّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَا هُمَا وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَايُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ وأَنْ يَكْرَهَ أَنْ يَعُوْدَ فِيْ الْكُفْرِ بَعْدَ أَنْ أَنْقَذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ. متفق عليه

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین چیزیں جس آدمی میں ہوں گی، وہ ان سے ایمان کی حلاوت پالے گا۔ ایک وہ جسے اللہ اور اس کے رسول ان کے سوا ہر چیز سے محبوب ہوں۔ دوسرے یہ کہ وہ کسی آدمی سے اللہ ہی کی خاطر محبت کرے۔ تیسرے یہ کہ وہ کفر میں لوٹنے کو اسی طرح ناپسند کرے جس طرح وہ اس کو ناپسند کرتا ہے کہ اسے آگ میں ڈال دیا جائے، جبکہ اللہ نے اسے آگ سے نکال دیا ہے

اتباع و محبت رسولؐ

- عَن عَبْدِ الرَّحْمَن بْنِ أَبِي قُرَادٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ يَوْمًا فَجَعَلَ أَصْحَابُهُ يَتَمَسَّحُونَ بِوَضُوئِهِ ، فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : " مَا يَحْمِلُكُمْ عَلَى هَذَا؟ " قَالُوا : حُبُّ اللهِ وَرَسُولِهِ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : " مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُحِبَّ اللهَ وَرَسُولَهُ ، أَوْ يُحِبَّهُ اللهُ وَرَسُولُهُ فَلْيَصْدُقْ حَدِيثَهُ إِذَا حَدَّثَ ، وَلْيُؤَدِّ أَمَانَتَهُ إِذَا ائْتُمِنَ ، وَلْيُحْسِنْ جِوَارَ مَنْ جَاوَرَهُ " (رواہ البیہقی فی شعب الایمان–رقم ۱۴۳۹)

- عبد الرحمٰن بن ابو قرادؓ سے روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہؐ نے وضو کیا، تو صحابہ کرامؓ آپؐ کے وضو کے چھینٹے لے کر ملنے لگے، آپؐ نے ان سے پوچھا؟ ”تمھیں کس چیز نے اس عمل پر آمادہ کیا؟ وہ بولے: اللہ اور اس کے رسولؐ سے محبت۔ آپ نے فرمایا ! جسے یہ بات پسند ہو کہ وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرے، یا اللہ اور رسولؐ اس سے محبت کریں، تو وہ جب بات کرے تو سچ بولے، اور جب اسے امانت دی جائے تو اسے ادا کرے، اور اپنے پڑوسی سے حسنِ سلوک کرے“

مذکورہ آیات قرآنیہ اور احادیثِ مبارکی سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ نبی ﷺ کے ساتھ ہمارا ایمانی تعلق اس وقت تک استوار نہیں ہو سکتا جب تک اس ایمان کی بنیاد، اطاعت، اتباع اور محبت پر نہ ہو۔ وہیں مختلف اشارات سے یہ بات بھی نکلتی ہے کہ اطاعت بلا محبت کے نفاق، اور محبت بلا اطاعت و اتباع کے بدعت ہے۔

نجران کے وفد کی آمد

- نجران کا علاقہ حجاز اور یمن کے درمیان ہے۔ اس وقت اس علاقے میں تہتر بستیاں شامل تھیں
- تقریباً ایک لاکھ بیس ہزار جنگی سپاہی اس میں سے نکالے جاسکتے تھے۔ اس جمہوریہ کی تمام تر آبادی عیسائیوں پر مشتمل تھی
- اس مملکت کا انتظام اور انصرام دنیوی اور دینی تین سرداروں کے ہاتھ میں تھا
- ایک **عاقب** کہلاتا تھا، جس کی حیثیت امیر قوم کی تھی۔ دوسرا **سید** کہلاتا تھا جو ان کے تمدنی اور سیاسی امور کی نگرانی کرتا تھا اور تیسرا **اسقف (بشپ)** تھا، جو ان کا مذہبی پیشوا تھا
- اسلام کی روز افزونی دیکھ کر اپنے مستقبل کے حوالے سے اس وفد کی آمد۔ نیز آپ ﷺ کے بارے میں جو کچھ سن چکے تھے اس سے انھیں اندازہ ہوگیا تھا کہ ہماری کتابوں میں جس آنے والے نبی کا ذکر ہے، یہ وہی ہیں لیکن اپنی نسلی برتری اور ذہنی عصبیت کے باعث اسلام قبول کرنے کے لیے آمادہ نہ تھے
- ساٹھ آدمیوں پر مشتمل یہ وفد مدینے پہنچا اور آنحضرت ﷺ سے مذہبی اور سیاسی معاملات پر گفتگو کی
- یہ لوگ چونکہ اپنا ایک مذہب رکھتے تھے اور اسی حوالے سے اسلام کے تابع رہنا انھیں پسند نہ تھا۔ ان کی اسی حیثیت کے پیش نظر ان سے زیادہ تر گفتگو مذہبی معاملات میں ہوئی اور اس سلسلے میں راہنمائی کے لیے اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں

نجران

الحدود الشمالية
منطقة الجوف
منطقة تبوك
منطقة حائل
منطقة القصيم
منطقة المدينة المنورة
منطقة الرياض
المنطقة الشرقية
منطقة مكة المكرمة
الباحة
منطقة عسير
منطقة نجران
جازان